113758 ـ بغیر کسی اعتقاد کے منگنی کی انگوٹھی پہننے کا حکم

سوال

ان شاء اللہ عنقریب میری منگنی ہونے والی ہے، مجھے علم ہے کہ منگنی یا شادی میں انگوٹھی پہننا اور پہنانا مسلمانوں کی عادات اور رسم و رواج میں نہیں، اگر دولہن اور اس کی والدہ کی رغبت ہو کہ وہ انگوٹھی پہنائیں تو یہ کیسا ہے ؟

میں نے سوال نمبر (11446) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا فتوی پڑھا ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" منگنی کی انگوٹھی کی رسم میں انگوٹھی پہنانا دبلہ کہلاتا ہے، اصل میں انگوٹھی میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس انگوٹھی کے ساتھ جو اعتقاد رکھا جاتا ہے وہ صحیح نہیں، بعض لوگ اپنا نام منگنی کی انگوٹھی پر لکھواتے ہیں جو منگیتر کو دي جاتی ہے، اور اسی طرح لڑکی بھی اپنا نام لکھواتی ہے جو اپنے منگیتر کو دیتی ہے، اس میں ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ چیز خاوند اور بیوی میں تعلق گہرا کرتی ہے.

اس حالت میں یہ رسم اور انگوٹھی حرام ہوگی، میں یہ اعتقاد نہیں رکھتا، اور نہ ہی دولہن یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ یہ انگوٹھی کسی ارتباط کا باعث بنتی ہے، کیا اگر میں اپنی منگیتر اور اپنے لیے منگنی کی انگوٹھی خریدوں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں، میری انگوٹھی چاندی کی ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

منگنی کے وقت ایك دوسرے کو انگوٹھی پہنانا کوئی پرانی رسم اور عادت نہیں، بلکہ یہ نصرانی رسم ہے، افسوس کے ساتھ یہ مسلمانوں میں بھی عام ہونے لگی ہے، اور غالبا اس کے ساتھ غلط قسم کے اعتقادات بھی پائے جاتے ہیں، مثلا یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ یہ محبت پیدا کرتی ہے، اور خاوند و بیوی کے مابین ارتباط اور تعلق قائم کرتی ہے، اور اس کا اتارنا یا اس کی جگہ تبدیل کرنا نحوست سمجھا جاتا ہے.

شیخ عطیہ صقر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" منگنی یا شادی کی انگوٹھی کا ایك قصہ ہے جو کئی ہزار سال پہلے کی طرف لوٹتا ہے، کہا جاتا ہے کہ: سب سے پہلے اس رسم کی ایجاد فرعونوں نے کی تھی، پھر یہ اغریق کے دور میں ظاہر ہوئی، اور ایك قول یہ ہے کہ یہ اصل میں قدیم اور پرانی رسم سے ماخوذ ہے کہ:

منگنی کے وقت لڑکی کا ہاتھ لڑکے کے ہاتھ میں دیا جاتا اور لڑکی کے والد کے گھر سے نکلتے وقت دونوں کے ہاتھوں میں لوہے کی زنجیر ڈالی جاتی پھر لڑکا اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا اور لڑکی اس کے پیچھے پیدل چل کر خاوند کے گھر پہنچتی دونوں گھروں میں مسافت زیادہ بھی ہو سکتی ہے، پھر انگوٹھی کی عادت بطور رسم و تقلید پوری دنیا میں بن گئی.

اسے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی میں پہننے کی عادت اغریقوں سے لی گئی ہے، ان کا اعتقاد تھا کہ دل کی رگ اس انگلی سے گزرتی ہے، اور اس کی شدید حرص رکھنے والوں میں انگریز شامل ہیں

ایك قول یہ بھی ہے کہ: منگنی کی انگوٹھی کی رسم نصرانی رسم ہے، اور مسلمانوں نے اس عادت میں ان کی تقلید کرنا شروع کر دی ہے، اس کے سبب سے صرف نظر کرتے ہوئے دونوں ہی پہننے کی حرص رکھتے ہیں، اور اسے اتارنا اور نہ پہننا منحوس سمجھتے ہیں، دین اس کی کوئی صحیح نہیں سمجھتا " انتہی

اگر تو اس میں کوئی اعتقاد نہ رکھا جائے، اور نہ ہی اسے اتارنا نحوست کی علامت سمجھا جائے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ کراہت کے ساتھ اسے پہننا جائز ہے.

اس وقت مسلمانوں میں پہننے کی عادت بن جانے نے اسے کافروں کے ساتھ حرام مشابہت سے خارج کر دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دبلة: یہ ایك انگوٹھی ہے جو مرد اپنی بیوی کو بطور ہدیہ اور تحفہ دیتا ہے، بعض لوگ یہ انگوٹھی شادی کرتے وقت یا شادی کا ارادہ کرتے وقت بیوی کو پہناتے ہیں، یہ عادت پہلے تو ہمارے ہاں معروف نہ تھی، شیخ البانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ نصاری سے ماخوذ ہے، اور یہ کہ خاوند اور بیوی کنیسہ میں پادری کے پاس جاتے ہیں تو عورت اپنی چھوٹی اور اس کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہنتی ہے، مجھےاس کی کیفیت کا تو علم نہیں.

لیکن وہ کہتے ہیں کہ: یہ نصاری سے لی گئی ہے، اس لیے اسے بلاشك و شبہ ترك کرنا اولی و بہتر ہے، تا کہ ہم دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کریں.

اس پر مستزاد یہ کہ: بعض لوگ اس میں اعتقاد رکھتے ہیں اور جو انگوٹھی دینا چاہیں اس پر اپنا نام لکھواتے ہیں، اور وہ لڑکی بھی اپنے خاوند کو دی جانے والی انگوٹھی پر اپنا نام لکھواتی ہے، ان کااعتقاد ہوتا ہے کہ جب تك بیوی کے نام والی یہ انگوٹھی خاوند کے ہاتھ میں رہےگی، اور بیوی کے ہاتھ میں خاوند کے نام والی انگوٹھی رہےگی تو ان میں علیحدگی نہیں ہوگی.

یہ عقیدہ رکھنا ایك قسم کا شرك ہے، اور یہ اس تعویذ وغیرہ میں شامل ہوتا ہے جو مشرکین کرتے تھے کہ اس سے

خاوند اپنی بیوی کے ساتھ محبت کرنے لگتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرنے لگتی ہے.

اس عقیدہ کے ساتھ یہ انگوٹھی پہننا حرام ہوگی، تو اس طرح یہ انگوٹھی اب دو قسم کی اشیاء ضمن میں لیے ہوئے ہے ایك تو یہ نصاری کی عادت سے ماخوذ ہے، اور دوسرا یہ کہ اس میں خاوند اور بیوی آپس میں ارتباط کا عقیدہ رکھتے ہیں، تو اس طرح یہ شرك کی ایك قسم بن جائیگی.. اس لیے ہم اسے ترك کرنا ہی بہتر سمجھتے ہیں " انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشھری (46 / 1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے:

" میرے رائے تو یہی ہے کہ منگنی کی انگوٹھی پہننا کم از کم مکروہ ہے؛ کیونکہ یہ غیر مسلموں کی عادت سے ماخوذ ہے بہر حال مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حالت میں اس طرح کی تقلید سے اپنے آپ کو دور ہی رکھے، اور اگر اس میں اعتقاد بھی رکھا جائے جیسا کہ بعض لوگ منگنی کی انگوٹھی میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات مضبوط کرنے کا باعث بنتی ہے تو پھر یہ اور بھی شدید اور عظیم گناہ کا باعث ہوگی.

کیونکہ یہ انگوٹھی نہ تو خاوند اور بیوی کے تعلقات پر کوئی اثراندازی ہوتی ہے اور نہ ہی محبت پیدا کرتی ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ کئی ایك افراد نے منگنی کی یہ انگوٹھی پہن رکھی ہوتی ہے، لیکن خاوند اور بیوی میں ایسا اختلاف اور مخالفت پائی جاتی ہے جو انگوٹھی نہ پہننے والوں میں نہیں ہوتا، بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے یہ انگوٹھی نہیں پہنی لیکن وہ اپنی بیویوں کے ساتھ محبت و پیار سے رہ رہے ہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (18 / 112).

منگنی کی انگوٹھی کوئی بھی نوجوان اپنے ہاتھوں سے اپنی منگیتر کے ہاتھوں میں نہیں پہنا سکتا اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ وہ تو اس کے لیے ایك اجنبی عورت ہے، نہ تو وہ اسے چھو سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مصافحہ کر سکتا ہے، اس لیے ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ منگنی کی انگوٹھی مت پہنے، بلکہ آپ اس کی بجائے عام انگوٹھی پہن سکتے ہیں.

واللہ اعلم .